سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن۔ لکھنؤ ۳۸۶

حسینی اقدام کا پہلا قدم

از

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس۔ لکھنؤ

قیمت:- ۱۶ نئے پیسے

تعارف

سرکار سید العلماء دام ظلہ کا یہ گرانقدر مقالہ اس سے قبل موقر جریدہ رضاکار کے سید الشہداء نمبر سنہ ۱۹۵۰ء میں شائع ہو چکا ہے اور اب ہم اس کو اپنے حسینی لٹریچر میں شامل کر کے بصورت رسالہ شائع کر رہے ہیں۔

یقین ہے کہ افراد دینی اس رسالہ کی کثیر تعداد زمانہ عزا میں تقسیم کر کے عند اللہ و عند الرسولؐ ماجور ہوں گے۔

الداعی الی الخیر

سید ابن حسین نقوی عفی عنہ — محرم سنہ ۱۳۰۳ھ

آنریری سکریٹری امامیہ مشن۔ لکھنؤ

حسینی اقدام کا پہلا قدم

قدمائے علماء و مؤرخین کے بیانات اور اُن پر تبصرہ

جب یزید کا خط طلب بیعت کے متعلق ولید کے پاس پہونچا۔ شیخ مفید علیہ الرحمہ لکھتے ہیں :-

فانفذ الولید الی الحسینؑ فی اللیل فاستدعاه فعرف الحسین الذی اراد فدعا جماعة من موالیه فامرهم بحمل السلام وقال لهم ان الولید قد استدعانی فی هذا الوقت ولست امن ان یکلفنی فیه امرا لا

ولید نے امام حسینؑ کے پاس شب کے وقت ایک آدمی بھیجا اور آپ کو طلب کیا، حضرت نے سمجھ لیا کہ اس کا مقصد کیا ہے لہذا آپ نے اپنے مخصوصین کی ایک جماعت کو بُلا کر فرمایا کہ وہ مسلح ہو جائیں، اور کہا کہ ولید نے اس وقت مجھے بلایا ہے، اور مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھ سے کسی ایسے امر کی خواہش کرے گا

اجیب الیہ وھو غیر مأمون فکونوا معی فاذا دخلت الیہ فاجلسوا علی الباب فان سمعتم صوتی قد علا فادخلوا علیہ لتمنعوہ عنی۔ (ارشاد)

جسے میں منظور نہیں کروں گا، اور وہ خطرہ سے خالی نہیں ہے، لہٰذا تم لوگ میرے ساتھ رہو اور جب میں اندر جاؤں، تو تم دروازہ پر بیٹھنا۔ اگر سننا کہ میری آواز بلند ہوئی تو تم میری حفاظت کے لئے اندر داخل ہو جانا۔

دینوری نے درمیان کے واقعات کی کچھ کڑیاں زیادہ تفصیل کے ساتھ بتائی ہیں وہ رقم طراز ہیں:-

فلما ورد ذلک علی الولید قطع بہ وخاف الفتنۃ فبعث الی مروان وکان الذی بینھما متباعدا فاتاہ فاقرأہ الولید الکتاب واستشارہ فقال لہ مروان اما عبد اللہ بن عمر وعبد الرحمن ابن ابی بکر فلا تخافن ناحیتھما فلیسا بطالبین

جب یزید کا خط ولید کے پاس پہونچا تو وہ پریشان ہو گیا، اور اُسے فتنہ و شورش کا اندیشہ ہوا لہٰذا مروان کو بلا بھیجا، حالانکہ ان دونوں کے تعلقات اُس زمانہ میں کشیدہ تھے، مروان آیا تو ولید نے وہ خط دکھایا اور مشورہ چاہا۔ مروان نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمن بن ابو بکر کی طرف سے تمھیں کوئی اندیشہ نہ کرنا چاہیے۔ وہ اس منصب کے کسی

شيئا من هذا الامر ولكن عليك بالحسين بن علي وعبد الله بن الزبير فابعث اليهما الساعة فان بايعا والّا فاضرب اعناقهما قبل ان يعلن الخبر فيثب كل واحد منهما ناحية ويظهر الخلاف. فقال الوليد لعبد الله بن عمرو بن عثمان وكان حاضرا وهو حينئذ غلام حين راهق انطلق يا بني الى الحسين بن علي وعبد الله بن الزبير فادعهما فانطلق الغلام حتى اتى المسجد فاذا هو بهما جالسين فقال اجيبا الامير فقالا للغلام

حیثیت سے بھی طلبگار نہیں ہوں گے، مگر ہاں حسینؑ ابن علیؑ اور عبداللہ بن زبیر کا تدارک تم پر لازم ہے۔ انھیں اسی وقت بلوا بھیجو، اور اگر بیعت کر لیں تو خیر، ورنہ ان دونوں کا سر قلم کر دو، اس سے قبل کہ اس خبر کا اعلان ہو، اور ان میں سے ہر ایک ایک سمت کو جست و خیز کرنے لگے، اور اختلاف ظاہر کرے، یہ سن کر ولید نے عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے جو اس وقت موجود تھا اور وہ ابھی کم سن نوجوانی کے حدود سے قریب تھا کہا کہ بیٹا تم حسینؑ ابن علیؑ اور عبداللہ ابن زبیر کے پاس جاؤ اور انھیں بلا لاؤ، وہ لڑکا روانہ ہوا یہاں تک کہ مسجد میں پہونچا۔ دیکھا کہ وہ دونوں بیٹھے ہیں، اس نے کہا۔ امیر نے آپ کو بلایا ہے، دونوں نے کہا کہ تم چلو۔ ہم ابھی آتے ہیں۔

انطلق فانا صائران اليه
على اثرك فانطلق الغلام
فقال ابن الزبير للحسين
رضی الله عنه فيم تراه
بعث الينا في هذه
الساعة فقال الحسين
احسب معاوية قد مات
فبعث الينا للبيعة فقال
ابن الزبير ما اظن غيره
وانصرف الى منازلهما
فاما الحسين فجمع نفرا
من مواليه وغلمانه
ثم مشى نحو دار الامارة
وامر فتيانه ان يجلسوا
بالباب فان سمعوا صوته
اقتحموا الدار۔

(الاخبار الطوال ص۲۸۰ و ص۲۲۹)

وہ لڑکا چلا گیا۔ ابن زبیر نے
امام حسینؑ سے پوچھا۔ آپ کا کیا
خیال ہے ہمیں اس وقت کیوں
بلایا گیا ہے، حضرتؑ نے کہا کہ
میرا خیال ہے کہ معاویہ کا انتقال
ہو گیا ہے، اور ہمیں بیعت کے لئے
بلایا گیا ہے، ابن زبیر نے کہا کہ
میرا بھی یہی خیال ہے، اور دونوں
اپنے اپنے مکان کی طرف واپس
گئے۔ امام حسینؑ نے اپنے
عزیزوں اور غلاموں کی ایک
جماعت کو جمع کیا پھر دار الحکومت
کی طرف تشریف لے گئے اور
اپنے جوانوں کو حکم دیا کہ وہ
دروازہ پر بیٹھیں، اور جب
آپ کی آواز سنیں تو مکان
میں داخل ہو جائیں۔

طبری نے بھی یہ واقعات اتنی ہی بلکہ کچھ اور زیادہ تفصیل
سے بیان کئے ہیں:۔

لما أتاه نعي معاوية
فظع به وكبر عليه فبعث
الى مروان بن الحكم
فدعاه اليه وكان
الوليد يوم قدم المدينة
قدمها مروان متكارها
فلما رأى ذلك الوليد
منه شتمه عند جلسائه
فبلغ ذلك مروان فجلس
عنه وصرمه فلم يزل
كذلك حتى جاء نعي
معاوية الى الوليد فلما
عظم على الوليد هلاك
معاوية وما امر به من
اخذ هؤلاء الرهط
بالبيعة فزع عند ذلك
الى مروان ودعاه فلما
قرأ عليه كتاب يزيد
استرجع وترحم عليه

جب معاویہ کے انتقال کی خبر ولید
کے پاس پہونچی تو وہ گھبرا گیا اور
اُسے اس کی بڑی اہمیت محسوس ہوئی
اور اُس نے مروان بن حکم کے پاس
آدمی بھیجا، اور اُسے اپنے پاس
آنے کی دعوت دی، حالانکہ ولید
جب مدینہ کا حاکم ہوکر آیا ہے تو
مروان نے اس پر ناگواری محسوس
کی تھی، اور ولید نے اس کی بے رخی
دیکھ کر اسے اپنے دربار میں کچھ بُرا
بھلا کہا تھا۔ یہ خبر مروان کو پہونچی
تو وہ اس سے کھنچ گیا، اور آمد و
رفت ترک کر دی۔ یہ حالت
یونہی قائم رہی۔ اس موقع تک
کہ جب معاویہ کی خبر پہونچی، تو چونکہ
معاویہ کے مرنے اور پھر ان لوگوں
سے جن کے نام لکھے گئے تھے،
بیعت لینے کے مسئلہ کی اہمیت
ولید نے بہت محسوس کی تھی،

واستشاره الوليد في
الامر وقال كيف ترى
ان تصنع قال فاني ارى
ان تبعث الساعة الى هؤلاء
النفر فتدعوهم الى
البيعة والدخول في
الطاعة فان فعلوا قبلت
منهم وكففت عنهم
وان ابوا قدمتهم فضربت
اعناقهم قبل ان يعلموا
بموت معاوية فانهم
ان علموا بموت معاوية
وثب كل امرئ منهم
في جانب واظهر
الخلافة والطمانينة
ودعا الى نفسه الا
ادري اما ابن عمر
فاني لا اراه يريد
القتال ولا يحب انه

اس لئے مجبوراً مروان کو بلایا، ولید
نے اسے یزید کا خط پڑھ کر سنایا،
تو اس نے کلمۂ استرجاع زبان پر
جاری کیا، اور دعائے مغفرت کی،
اس کے بعد ولید نے اصل معاملہ میں
مشورہ چاہا اور کہا کہ تمہاری رائے
میں کیا صورت اختیار کرنا چاہیئے
اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ
اسی وقت تم ان لوگوں کے پاس
آدمی بھیجو اور انھیں بیعت کرنے
اور حلقۂ اطاعت میں داخل ہونے کی
دعوت دو، اگر وہ ایسا کریں تو
خیر، اُن سے پھر تعرض نہ کرو،
لیکن اگر انکار کریں، تو معاویہ
کے انتقال کی خبر ہونے سے پہلے
ہی ان کی گردنیں ماردو اس لئے کہ
اگر ان کو معاویہ کے انتقال کی
خبر ہو گئی، تو ہر ایک ایک طرف
جست کرکے کھڑا ہو جائے گا،

يولى امر الناس الا ان
يدفع اليه هذا الامر
عفوا فارسل عبد الله
بن عمرو بن عثمان
وهو اذ ذاك غلام
حدث اليهما يدعوهما
فوجدهما فى المسجد
وهما جالسان فاتاهما
فى ساعة لم يكن الوليد
يجلس فيها للناس ولا
ياتيانه فى مثلها فقال
اجيبا الامير يدعوكما
فقالا له انصرف الان
ناتيه ثم اقبل احدهما
على الاخر فقال عبد الله
بن زبير للحسين ظن
فيما تراه بعث الينا
فى هذه الساعة التى
لم يكن يجلس فيها فقال

اور اختلاف کا اعلان کرے گا،
اور لوگوں کو اپنی طرف بلانا شروع
کرے گا، پھر کیا جانیے کیا نتیجہ
ہو۔ بس ابن عمر کے متعلق میرا
خیال ہے کہ وہ جنگ کا ارادہ
نہ کریں گے، اور نہ خود سے
حکومت حاصل کرنے کا ارادہ
کریں گے، ہاں مگر یہ کہ وہ ان کے
سر خواہ مخواہ منڈھ دی جائے
اس گفتگو کے بعد عبداللہ بن عمر
بن عثمان کو جو ایک کمسن لڑکا
تھا ان دونوں کے پاس بلانے
کے لیے بھیجا گیا۔ اس نے دیکھ
کہ دونوں مسجد میں بیٹھے ہیں، اور
بلانے ایسے وقت آیا تھا، جس
وقت عموماً ولید لوگوں سے
ملاقات کے لیے نہیں بیٹھتا تھا
اور نہ لوگ ایسے وقت ملاقات
کے لئے جاتے تھے، انہوں نے کہا

حسين قد ظننت ارى
طاغيتهم قد هلك
فبعث الينا ليأخذنا
بالبيعة قبل ان يفشو
في الناس الخبر فقال
وانا ما اظن غيره قال
فما تريد ان تصنع
قال اجمع فتياني
الساعة ثم امشي اليه
فاذا دخلت الباب
عليه قال فاني اخافه
عليك اذا دخلت قال
لا آتيه الا وانا على
الامتناع قادر فقام
فجمع اليه مواليه
واهل بيته ثم اقبل
يمشي حتى انتهى الى
باب الوليد وقال
لاصحابه اني داخل

امیر نے آپ دونوں کو بلوایا ہے
دونوں نے جواب دیا کہ جاؤ ہم ابھی
آتے ہیں، پھر ایک نے دوسرے کی
طرف رُخ کیا اور عبداللہ بن زبیر نے
امام حسینؑ سے کہا کہ آپ کا کیا
خیال ہے، ہم کو ایسے بے وقت
کیوں بلایا گیا ہے، امام نے فرمایا،
میرا خیال تو یہ ہے کہ ان کا ستمگار
حاکم ہلاک ہو گیا اور ہم کو اس لیے
بلایا گیا ہے کہ خبر پھیلنے کے پہلے
ہم سے بیعت حاصل کر لی جائے،
انھوں نے کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے
اب آپ کا کیا ارادہ ہے، فرمایا کہ
میں ابھی اپنے خاندان کے جوانوں
کو یکجا کرتا ہوں اور پھر ولید کے
پاس جاؤں گا۔ جب دروازہ پر
پہونچوں گا تو انھیں وہاں ٹھہرا دوں گا
اور پھر خود اندر داخل ہوں گا۔ عبداللہ
نے کہا کہ اگر آپ وہاں جائیں گے

فان دعوتكم او سمعتم صوته قد علا فاقتحموا علی باجمعكم ولا تدعوا تبرحوا حتی اخرج اليكم۔
(الطبری جلد ۶ صفحہ ۱۸۹)

تو مجھے آپ کے متعلق خطرہ ہے۔ حضرت نے فرمایا میں جا رہا ہوں تو اسی وقت کہ جب اپنے تحفظ پر قدرت رکھتا ہوں، پھر حضرت اسی صورت سے تشریف لے گئے، یہاں تک

کہ ولید کے دروازے تک پہونچے، اور اپنے ساتھ والوں سے فرمایا کہ میں اندر جاتا ہوں، جب میں تمھیں پکاروں، یا تم ولید کی آواز کو سنو کہ بلند ہو گئی، تو سب کے سب اندر داخل ہو جانا، اور نہیں تو جب تک میں باہر نہ آؤں تم یہاں سے حرکت نہ کرنا۔

مذکورہ بیانات پر جب غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ متفق علیہ ایک واقعہ ہے جو ان سب کے پیش نظر ہے، ان میں آپس میں اختلاف کوئی بھی نہیں ہے۔ بس بیان کرنے میں کسی نے اختصار سے کام لیا ہے اور کسی نے تفصیل سے، سب سے زیادہ اختصار شیخ مفید رحمہ اللہ نے کیا ہے، مگر ایک بات کی تصریح ان کے یہاں زیادہ ہے، جو کسی دوسرے کے یہاں نہیں ہے، وہ یہ کہ ولید نے امامؑ کے پاس آدمی رات کے وقت بھیجا۔ دینوری اور طبری کسی کے یہاں رات کی تصریح نہیں ہے، مگر یہ ہے کہ وہ وقت ایسا تھا جس میں ہوتا

ولید سے ملاقات نہ ہوتی تھی۔ طبری نے کہا ہے، نہ ولید اس وقت کسی کو بلاتا تھا، نہ کوئی اس وقت اُس کے پاس جاتا تھا۔ اب یا تو اسی سے یہ تصور پیدا ہوا ہو گا کہ وہ رات کا وقت تھا یا شیخ مفید رحمہ اللہ کے پیش نظر کسی ایسے راوی کا بیان ہو جس نے رات ہونے کی تصریح کی ہو۔

ولید اور مروان کی باہمی نزاع کا اجمالی تذکرہ دینوری اور طبری نے کیا ہے، مگر طبری نے اس نزاع کا ابتدائی سبب بھی بیان کر دیا ہے، جو بالکل قرین قیاس ہے، اس نزاع کے باوجود ولید کا مروان کو مشورہ کے لیے بلانا، انتہائی اضطراب ہی کا نتیجہ ہو سکتا ہے، اور اس سے ظاہر ہے کہ یزید کا خط ولید کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بن گیا تھا، اور بالخصوص ان افراد سے بیعت کا مطالبہ جن کے نام اُس خط میں درج تھے اور پھر اس سلسلہ میں جو کچھ اُسے ہدایت کی گئی تھی وہ اُسے اپنی طاقت سے باہر چیز سمجھ رہا تھا، جب ہی اُسے اتنی تشویش لاحق ہوی اور اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا، سوا اس کے کہ وہ مروان سے مشورہ لے، اس لئے بھی کہ مروان کافی جاندیدہ آدمی ہے، اور اس لئے بھی کہ جو کچھ میں طرز عمل اختیار کروں، اور اُس کا جو نتیجہ ہو اُس کی ذمہ داری میں مروان بھی شریک ہو جائے، کیونکہ

یہ میرا بدخواہ تو ہے ہی، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ میری نسبت حکومت وقت کے اس تعمیل حکم میں کوتاہی کا کوئی الزام عائد کر سکے، اور چونکہ یزید خود ایک الھڑ، جوشیلا، اور بے خود و سرمست شخص تھا، لہٰذا ولید کو شاید یہ توقع بھی ہو کہ مروان اپنی تجربہ کاری کی بدولت کسی ایسے اقدام کا مشورہ نہ دے گا، جو حالات کی پیچیدگی میں اضافہ کرے، اور نتیجہ میں حکومت اموی کے لئے مضر ثابت ہو، اس کے ساتھ ممکن ہے صحابی رسول ہونے کے تخیل میں اسے مروان کی نسبت یہ خوش گمانی بھی ہو، کہ اُس کے دل میں اتنا خوف خدا ہو گا کہ وہ مجھ کو کوئی ایسا مشورہ نہ دے گا جو بدیہی طور پر غضب الٰہی میں گرفتار بنانے کا باعث ہو، مگر افسوس ہے کہ اس کے یہ توقعات پورے نہیں ہوئے، مروان نے اُسے ایسا مشورہ دیا، جو اموی خاندان کی فرد ہونے کے باوجود اُسے ناقابل عمل محسوس ہوا، اور اس پر عمل نہ کرنے کی بنا پر مروان نے بالآخر خود یا کسی اور ہوا خواہ کے ذریعہ سے اس کی شکایت مرکز تک پہونچائی اور اس کے نتیجہ میں اُسے مدینہ کی حکومت سے ہاتھ دھونا پڑا۔

مروان کا یہ مشورہ دینا کہ اگر یہ دونوں بیعت نہ کریں، تو فوراً اُن کا سر قلم کر دو۔ اس کی دلیل ہے کہ یزید نے مطالبہ

بیعت کے ساتھ پہلے ہی خط میں ولید کو امام حسینؑ کے خلاف ہر متشددانہ اقدام یہاں تک کہ قتل کا حکم دے دیا تھا، ورنہ مروان کو یہ مشورہ دینے کی ہرگز ہرگز جرأت نہ ہوتی، اور اگر وہ ایسی حماقت سے کام لیتا بھی تو ولید اس کے جواب میں کہتا کہ یہ تم مجھے کیا مشورہ دے رہے ہو۔ مجھے تو صرف سوال بیعت پیش کرنے، اور اس پر اصرار کرنے کی ہدایت ہے، میرے اصرار کے بعد جو جواب مجھے ملے اس کی اطلاع مجھے مرکز میں بھیجنا چاہیئے، اور پھر وہاں سے جو ہدایت ہو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ میں بطور خود اتنا بڑا اقدام کیونکر اٹھا سکتا ہوں کہ فرزند رسولؐ کا سر قلم کر دوں۔ مگر ولید نے مروان کے جواب میں یہ قانونی عذر پیش نہیں کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسے اس خونریزی میں یزید کی طرف سے کسی عتاب کا اندیشہ نہیں تھا۔ بلکہ وہ خود خوفِ خدا سے اپنے کو اس سے قاصر محسوس کر رہا تھا۔ جس کے نتیجہ میں اسے حکومت مدینہ سے برطرف ہونا پڑا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ مروان کے مشورہ پر عمل کرتا تو معتوب نہ ہوتا، لیکن اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اسے معتوب ہونا پڑا۔ اس سے اُن لوگوں کے خیال کی بالکل رد ہو جاتی ہے جو ایسا

گمان کرتے ہیں، یا سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یزید بذات خود امام حسینؑ کے قتل کا خواہاں نہ تھا، اور یہ ابن زیاد کا بطور خود ایک اقدام تھا، جس کے متعلق یزید کی کوئی ہدایت موجود نہ تھی۔

ایسا ہرگز نہیں ہے، بلکہ شروع سے یزید نے طے کر لیا تھا کہ بیعت نہ کرنے کی صورت میں، امام حسینؑ کی زندگی کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ جس کی تعمیل ولید نہ کر سکا، اس لئے معتوب ہوا۔ اور ابن زیاد نے اس کی تعمیل کر دی، اور اس لئے اس کے رسوخ اور اقتدار میں اس کے بعد اضافہ ہو گیا۔

پبلشر
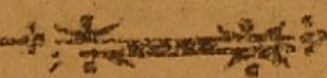
مرزا حید ر حسین اسسٹنٹ سکریٹری

امامیہ مشن۔ لکھنؤ (انڈیا)

رہنمایان اسلام

اس سے قبل مشن سے چہاردہ معصومین علیہم السلام کے مختصر حالاتِ زندگی
ایک ایک جزو کے رسائل کی صورت میں علیحدہ علیحدہ پیش کئے جا چکے ہیں جنکے ہندی
اور انگریزی تراجم بھی عرصہ ہوا شایع ہو چکے ہیں یہ رسائل انتہائی مقبول ہوئے
اور کثیر تعداد میں برابر فروخت ہوتے رہتے ہیں اب یہ جامع کتاب بھی ایک مبسوط
مقدمہ کے ساتھ طبع ہو چکی ہے جس میں ہر معصوم کے مختصر حالات یکجا ناظرین
کو مل جائیں گے۔ یقین ہے کہ افراد ملت اپنے اس مشن کی توسیع ممبری خریداری
کتب و رسائل اور عطایات سے امداد فرما کر عند اللہ و عند الرسول ماجور ہوں گے۔

الداعی الی الخیر
سید ابن حسین نقوی عفی عنہ
آنریری سکریٹری امامیہ مشن۔ لکھنؤ